

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

خلاصہ قرآن

Summary of Qur'an

Part - 19

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Telephone: +44 7853099327

www.hafizsajjad.com

پارہ - 19

اکیسواں پارہ سورۃ فرقان کی آیات 21 تا 77، سورۃ الشعراء مکمل، اور سورۃ النمل کی

پہلی 59 آیات پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

استکبار اور سرکشی کی انتہا

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ أَوْ نَرَى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا-

اور جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے؟ یا ہم اپنے رب کو ہی دیکھ لیتے! انہوں نے اپنے دلوں میں اپنے کو بہت بڑا سمجھا اور سرکشی میں حد سے گزر گئے ہیں۔ (فرقان-21)

Those who do not expect to meet Us say, "If only the angels were sent down to us, or we could see our Lord!" They have certainly been carried away by their arrogance and have entirely exceeded all limits.

اللہ کی رضا کے بغیر کیے گئے اعمال کی حیثیت: ہباء منثورا

وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا

اور انہوں نے جو اعمال کیے تھے ہم (قیامت کے دن) انہیں غبار کی طرح بکھیر دیں گے (یعنی اللہ کے ہاں ان کی کوئی وقعت اور حیثیت نہیں ہوگی)۔ فرقان-23

Then We will turn to whatever 'good' deeds they did, reducing them to scattered dust.

ہباء منثورا سے کیا مراد ہے؟

ہباء ان باریک ذروں کو کہتے ہیں جو کسی سوراخ سے گھر کے اندر داخل ہونے والی سورج کی کرن میں محسوس ہوتے ہیں جو نظر آتے ہیں لیکن اگر کوئی انہیں ہاتھ میں پکڑنا چاہے تو یہ ممکن نہیں ہے۔

ایمان اور اخلاص کے بغیر کیے گئے اعمال بھی قیامت والے دن ان ہی ذروں کی طرح بے حیثیت ہونگے، کیونکہ وہ ایمان و اخلاص سے خالی ہونگے۔ اسی طرح قرآن میں دوسرے مقامات پر ان اعمال کو کہیں راکھ سے، کہیں سراب سے اور کہیں صاف چکنے پتھر سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

اصحاب الجنۃ کا مقام

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا

بس وہی لوگ جو جنت کے مستحق ہیں ان کے لئے بہترین ٹھکانہ ہوگا اور بہترین آرام کرنے کی جگہ ہوگی۔ (فرقان-24)

‘But’ on that Day the residents of Paradise will have the best settlement and the finest place to rest.

فیصلے کے دن (یوم الفصل) کی تفصیلات

حدیث: مومن کے لئے قیامت کا دن اتنا ہلکا اور آسان ہوگا کہ جتنے میں دنیا میں ایک فرض نماز ادا کر لیں۔ (مسند احمد)

متکثرین کیلئے اس دن کو یوم عسیر (مشکل ترین دن) کہا گیا۔ (فرقان-26)

بری صحبت کا نتیجہ

The consequences of bad friendship

يُوَيْلِيْتِي لِيَتَنِي لَمْ آتْخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا

ہائے افسوس! کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ (فرقان-28)

Woe to me! I wish I had never taken so-and-so as a close friend.

دوستی کا معیار

اچھی صحبت سے انسان اچھا اور بری صحبت سے انسان برا بنتا ہے۔ اکثر لوگوں کی گمراہی کی وجہ غلط دوستوں کا انتخاب اور صحبت بد کا اختیار کرنا ہی ہے۔

کون سے دوست بہتر ہیں؟

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا: ہمارے لیے کون سے ہم نشین بہتر ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من ذکر کم باللہ رویتہ وزاد فی علمکم منطقہ و ذکرکم بالآخرۃ عملہ۔
1- جسے دیکھ کر تمہیں اللہ کی یاد آئے۔

2- جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافے کا سبب بنے۔

3- اور جس کے اعمال تمہیں آخرت کی یاد دلائیں۔ (مجمع الزوائد۔ باب ای الجلساء خیر)

حدیث: المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل۔

آدمی اپنے دوست کے دین (عادات و اطوار) پر چلتا ہے، تمہیں چاہیے کہ دیکھو کس کو اپنا دوست بنا رہے ہو۔

اچھے دوست کی مثال۔ خوشبو کی دکان، کچھ نہ بھی خریدو تو خوشبو مفت میں مل جاتی ہے۔

انسان سب سے زیادہ اپنے دوستوں کا اثر قبول کرتا ہے۔ جس طرح ہوا پھولوں سے گزرتی ہے تو اپنے ساتھ خوشبو لے آتی ہے، اسی طرح جب گندگی کے ڈھیر سے گزرتی ہے تو اپنے ساتھ بدبو لے آتی ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ برے دوست کی صحبت انسان کے لیے شیطان سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس لیے کہ شیطان انسان کے اندر صرف وسوسے ڈالتا ہے، لیکن برادر دوست انسان کو برائی کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ نشہ کرنے والوں کی صحبت میں رہنے والے بچے بھی نشہ کرنے لگتے ہیں۔

جب کہ نیک اور اچھے لوگوں کی صحبت میں بچے اچھے اخلاق و اطوار سیکھتے ہیں۔

شاعر کہتا ہے:

ہ عن المرء لا تسئل وسل عن قرینہ

فکل قرین بالمقارن یقتدی

انسان کے بارے میں نہ پوچھ بلکہ اس کے ساتھیوں کا حال دریافت کر لے کیونکہ ہر ساتھی اپنے ساتھی کا ہی پیروکار ہوتا ہے۔

حدیث: حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ نیک انسان کی صحبت، اکیلے رہنے سے بہتر ہے اور اکیلے رہنا برے دوستوں سے بہتر ہے۔

اچھی صحبت تعمیر سوچ پیدا کرتی ہے اور نیک کاموں کی طرف مائل کرتی ہے۔

مدد کا جذبہ، درد مندی اور احساس ذمہ داری پیدا کرتی ہے۔

جب کہ بری صحبت برے کاموں کی طرف لے جاتی ہے۔

لڑائی جھگڑے، بد تمیزی اور نافرمانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

پڑھائی سے اجتناب، مقصد زندگی سے دوری وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔

اس طرح آہستہ آہستہ وہ سماج کے لیے بوجھ بن جاتے ہیں۔

حضرت مالک بن دینارؓ فرماتے ہیں کہ تم نیک لوگوں کے ساتھ پتھر منتقل کرو، یہ اس سے بہتر ہے کہ برے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر حلوہ کھاؤ۔

اللہ کے رسولؐ کی صحبت میں صحابہ و صحابیات کی شخصیت درخشندہ ستاروں کی مانند پروان چڑھی، جو رہتی دنیا تک مشعل راہ ہے۔

فترآن کو پس پشت نہ ڈالو

وَقَالَ الرَّسُولُ يَرْبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا۔

اور رسولؐ کہے گاے میرے رب بے شک میری قوم نے اس قرآن کو **نظر انداز** کر رکھا تھا۔ (فرقان-30)

And the Messenger has said, "O my Lord, indeed my people have taken this Quran as [a thing] **abandoned**."

مہجورا یعنی فترآن کو چھوڑنے اور پس پشت ڈالنے کی مراد ہے؟

مہجورا سے مراد یعنی قرآن کا ترک اور اس کا چھوڑ دینا ہے، جس کے خلاف قیامت والے دن اللہ کے پیغمبر اللہ کی بارگاہ میں استغاثہ دائر فرمائیں گے۔

قرآن کو سمجھنے کی کوشش نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے

اس سے ظاہر یہ ہے کہ قرآن کو مجبور و متروک کر دینا منکرین کی روش ہے۔ اگر کوئی مسلمان بھی قرآن نہ پڑھے تو وہ بھی اس وعید میں داخل ہے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ جو مسلمان قرآن پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر نہ اس کی تلاوت کی پابندی کرتے ہیں نہ اس پر عمل کرنے کی وہ بھی اس حکم میں داخل ہیں۔

حدیث: حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من تعلم القرآن وعلق مصحفه لم يتعاهده ولم ينظر فيه جاء يوم القيامة متعلقا به يقول يا رب العلمين ان عبدك هذا اتخذني مهجورا فاقض بيني و بينه۔ نكره الثعلبي۔

جس شخص نے قرآن پڑھا مگر پھر اس کو بند کر کے گھر میں معلق کر دیا، نہ اس کی تلاوت کی پابندی کی نہ اس کے احکام میں غور و فکر (تدبر) کیا، قیامت کے روز قرآن اس کے گلے میں پڑا ہوا آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گا کہ آپ کے اس بندہ نے مجھے چھوڑ دیا تھا اب آپ میرے اور اس کے معاملہ کا فیصلہ فرمادیں۔ (قرطبی)

قرآن کو چھوڑنے (نظر انداز کرنے۔ ہجران) کی کئی صورتیں ہیں:

اس پر ایمان نہ لانا اور عمل نہ کرنا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

قرآن کی تلاوت نہ کرنا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

قرآن کو سمجھنے کی کوشش نہ کرنا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

یاد (حفظ) کر کے جان بوجھ کر بھلا دینا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

قرآن پڑھے جانے کے وقت شور کرنا، تاکہ قرآن نہ سنا جاسکے، یہ بھی نظر انداز کرنا ہے۔

اس پر تدبر یعنی غور و فکر نہ کرنا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

اور اس کے ادا پر عمل اور نواہی سے اجتناب نہ کرنا بھی نظر انداز کرنا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر

اور ہم خوار ہوئے تارک مترآن ہو کر

اپنی نفسانی خواہشات کو اپنا معبود نہ بناؤ

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ

کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو؟۔ (فرقان-43)

Have you seen 'O Prophet' the one who has taken their own desires as their god?

مظاہر فطرت اور اللہ کی نشانیاں

أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے سائے کو کس طرح پھیلا دیا ہے؟ اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا ہی کر دیتا۔ پھر ہم نے آفتاب کو اس پر دلیل بنایا۔ (فرقان-45)

Have you not seen how your Lord extends the shade—He could have simply made it 'remain' still if He so willed—then We make the sun its guide.

أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ: دھوپ اور چھاؤں دونوں ایسی نعمتیں ہیں کہ ان کے بغیر انسانی زندگی اور اس کے کاروبار نہیں چل سکتے۔ ہر وقت ہر جگہ دھوپ ہی دھوپ ہو جائے تو انسان اور ہر جاندار کے لئے کیسی مصیبت ہو جائے۔ یہ تو ظاہر ہے اور سایہ کا بھی یہی حال ہے کہ اگر ہر جگہ ہر وقت سایہ ہی رہے کبھی دھوپ نہ آئے تو انسان کی صحت و تندرستی نہیں رہ سکتی، اور بھی ہزاروں کاموں میں خلل آئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں اپنی قدرت کاملہ سے پیدا فرمائیں اور انسانوں کے لئے ان کو موجب راحت و سکون بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس دنیا میں پیدا ہونے والی تمام اشیاء کو خاص خاص اسباب کے ساتھ مربوط کر دیا ہے کہ جب وہ اسباب موجود ہوتے ہیں تو یہ چیزیں موجود ہو جاتی ہیں جب نہیں ہوتے تو یہ چیزیں بھی نہیں رہتیں۔ غلہ اور گھاس اگانے کا سبب زمین اور پانی اور ہوا کو بنا رکھا ہے روشنی کا سبب آفتاب مہتاب کو بنا رکھا ہے۔ بارش کا سبب بادل اور ہوا کو بنا رکھا ہے اور ان اسباب اور ان مرتب ہونے والے اثرات میں ایسا مستحکم اور مضبوط ربط قائم فرما دیا ہے کہ ہزاروں سال سے بغیر کسی ادنیٰ فرق کے چل رہے ہیں۔ آفتاب اور اس کی حرکت اور اس سے پیدا ہونے والے دن رات اور دھوپ چھاؤں پر نظر ڈالو تو ایسا مستحکم نظام

ہے کہ صدیوں بلکہ ہزاروں سال میں ایک منٹ بلکہ ایک سیکنڈ کا فرق نہیں آتا۔ نہ کبھی آفتاب و ماہتاب وغیرہ کی مشینری میں کوئی کمزوری آتی ہے، نہ کبھی ان کو اصلاح و مرمت کی ضرورت ہوتی ہے جب سے دنیا وجود میں آئی ایک انداز ایک رفتار سے چل رہے ہیں حساب لگا کر ہزار سال بعد تک کی چیزوں کا وقت بتلایا جاسکتا ہے۔

سبب اور مسبب کا یہ مستحکم نظام جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار اور اس کی حکمت بالغہ کی برہان قطعی ہے مگر لوگوں کی نظر میں یہ اسباب ہی رہ گئے اور مسبب الاسباب ہستی جو ان اسباب کی پیدا کرنے والی ہے وہ اسباب کے پردوں میں مستور ہو گئی۔ اس لئے انبیاء (علیہم السلام) اور آسمانی کتابیں انسان کو بار بار اس پر تنبیہ کرتی ہیں کہ ذرا نظر کو بلند اور تیز کرو، اسباب کے پردوں کے پیچھے دیکھو کون اس نظام کو چلا رہا ہے؟ تاکہ حقیقت تک پہنچو۔ اسی سلسلے میں یہ آیت ہے: **الْم تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ**۔ میں

غافل انسان کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ تو روزانہ دھوپ، سایہ کا مشاہدہ کرتا ہے۔ ہر انسان اس دھوپ اور چھاؤں کے فوائد ہر روز حاصل کرتا ہے اور اس کی آنکھیں دیکھتی ہیں کہ یہ سب کچھ آفتاب کے طلوع ہونے پھر بلند ہونے پھر غروب کی طرف مائل ہونے کے لازمی نتائج و ثمرات ہیں، لیکن آفتاب کے کرہ کی تخلیق پھر اس کے ایک خاص نظام کے تحت باقی رکھنے کا کام کس نے کیا، یہ آنکھوں سے نظر نہیں آتا اس کیلئے دل کی آنکھیں اور بصیرت درکار ہے۔ آیت مذکورہ میں یہی بصیرت انسان کو دینا مقصود ہے کہ یہ سایوں کا بڑھنا گھٹنا اگرچہ تمہاری نظروں میں آفتاب سے متعلق ہے مگر اس پر بھی تو غور کرو کہ آفتاب کو اس شان کے ساتھ کس نے پیدا کیا اور اس کی حرکت کو ایک خاص نظام کے اندر کس نے باقی رکھا، جس کی قدرت کاملہ نے یہ سب کچھ کیا ہے وہ ہی درحقیقت اس دھوپ چھاؤں کی نعمتوں کا عطا کرنے والا ہے اگر وہ چاہتا تو اس دھوپ چھاؤں کو ایک حالت پر قائم کر دیتا جہاں دھوپ ہے وہاں ہمیشہ دھوپ رہتی، جہاں چھاؤں ہے ہمیشہ چھاؤں رہتی مگر اس کی حکمت نے انسانی ضروریات فوائد پر نظر کر کے ایسا نہیں کیا: **وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا**۔ کا یہی مطلب ہے۔

دن، رات کا تغیر: انسان کیلئے نعمت اور سکون کا ذریعہ

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پوشاک (کی طرح ڈھانک لینے والا) بنایا اور نیند کو (تمہارے لئے) آرام (کا باعث)

بنایا اور دن کو (کام کاج کے لئے) اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ (فرقان-47)

He is the One Who has made the night for you as a cover, and 'made' sleep for resting, and the day for rising.

نیند اور سکون: اللہ کی عظیم نعمت

وَالنَّوْمُ سَبَاتًا: سبات کے معنی کاٹنے کے ہوتے ہیں۔ نیند انسان کے جسم کو عمل سے کاٹ دیتی ہے، جس سے اس کو راحت میسر آتی ہے۔ نیند کو موت کی بہن بھی کہا جاتا ہے۔ دن کو انسان اس نیند سے بیدار ہو کر کاروبار اور تجارت کے لئے پھر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں (ایک لحاظ سے) موت کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اکٹھے ہونا ہے۔

اس آیت میں رات کو **لباس** کے لفظ سے تعبیر فرمایا کہ جس طرح لباس انسان کے پورے بدن کا ساتر ہے اسی طرح رات ایک **فترتی پردہ** کی چادر ہے جو پوری کائنات پر ڈال دی جاتی ہے۔ سبات، سبت سے مشتق ہے جس کے اصل معنی قطع کرنے کے ہیں۔ سبات وہ چیز ہے جس سے کسی دوسری چیز کو قطع کیا جائے۔ نیند کو اللہ تعالیٰ نے ایسی چیز بنایا ہے کہ دن بھر کی محنتوں کا نکال اور کمزوری اس سے قطع ہو جاتی ہے۔ افکار و خیالات منقطع ہو کر **دماغ کو آرام** ملتا ہے اس لئے سبات کا ترجمہ راحت کا کیا جاتا ہے۔ معنی آیت کے یہ ہو گئے کہ ہم نے رات کو ایک چھپانے والی چیز بنایا پھر اس میں انسان اور سارے جانداروں پر نیند مسلط کر دی جو ان کے آرام و راحت کا سامان ہے۔

یہاں کئی چیزیں متاثر ہیں:

اول یہ کہ نیند کا راحت ہونا تو ہر شخص جانتا ہے مگر انسانی فطرت یہ ہے کہ روشنی میں نیند آنا مشکل ہوتا ہے اور آ بھی جائے تو جلد آنکھ کھل جاتی ہے۔ حق تعالیٰ نے نیند کے مناسب رات کو تاریک بھی بنایا اور ٹھنڈا بھی۔ اسی طرح رات خود ایک نعمت ہے اور نیند دوسری نعمت، اور تیسری نعمت یہ ہے کہ سارے جہان کے انسانوں جانوروں کی نیند ایک ہی وقت رات میں جبری کر دی۔ ورنہ اگر ہر انسان کی نیند کے اوقات دوسرے انسان سے مختلف ہوتے تو جس وقت کچھ لوگ سونا چاہتے دوسرے لوگ کاموں میں مصروف اور شور و شغب کا سبب بنے رہتے۔ اسی طرح جب دوسروں کے سونے کی باری آتی تو اس وقت کام کرنے والے چلنے پھرنے والے ان کی نیند میں خلل انداز ہوتے۔ اس کے علاوہ ہر انسان کی ہزاروں حاجتیں دوسرے انسانوں سے وابستہ ہوتی ہیں **باہمی تعاون و تناسر** اور کاموں میں بھی شدید حرج ہوتا کہ جس شخص سے آپ کو کام ہی اس کے سونے کا وقت ہے اور جب اس کے جاگنے کا وقت آئے گا تو آپ کا سونے کا وقت ہوگا۔

رحمت کی ہواؤں کا ذکر

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا

اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت سے پہلے خوشخبری لانے والی ہوائیں چلاتا ہے اور ہم نے آسمان سے پاک پانی نازل

فرمایا۔ (فرقان-48)

And He is the One Who sends the winds ushering in His mercy, and We send down pure rain from the sky,

مرج البحرین۔ اللہ کی قدرت

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا۔

اور وہی ہے جس نے دو سمندروں (پانیوں) کو ملا دیا۔ یہ (ایک) میٹھا نہایت شیریں ہے اور یہ (دوسرا) کھاری نہایت تلخ ہے۔ اور

اس نے ان دونوں کے درمیان ایک پردہ اور مضبوط رکاوٹ بنا دی۔ (شرفان-53)

And He is the One Who merges the two bodies of water: one fresh and palatable and the other salty and bitter, placing between them a barrier they cannot cross.

مرج البحرین سے کیا مراد ہے؟

بعض مفسرین نے مرج البحرین کا ترجمہ کیا ہے **خلق المائین**: یعنی دو پانی پیدا کیے ایک میٹھا اور دوسرا کھاری۔

میٹھا پانی تو وہ ہے جو نہروں چشموں اور دریاؤں کی شکل میں پایا جاتا ہے جس کو انسان اپنی ضروریات کے لیے استعمال کرتا ہے اور

کھاری پانی وہ ہے جو مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے بڑے بڑے سمندروں میں ہے۔

زمین کا تین چوتھائی حصہ سمندر ہیں اور ایک چوتھائی حصہ خشکی کا ہے جس میں انسانوں اور حیوانوں کا بسیرا ہے۔

یہ سمندر ساکن ہیں البتہ ان میں مد و جزر ہوتا رہتا ہے اور موجوں کا تلاطم جاری رہتا ہے۔ دوسری طرف اس سمندری پانی کی

انسانوں کو ضرورت بھی ہے کیونکہ خشکی کا پانی ناکافی ہے۔ تو اللہ رب العالمین نے ان سمندروں کو انسانوں کیلئے **واٹر سٹوریج** بنا

دیا۔ سمندری پانی کے کھاری رکھنے میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمت ہے۔ میٹھا پانی زیادہ دیر تک کہیں ٹھہرا رہے تو وہ خراب ہو جاتا ہے

اس کے ذائقے رنگ یا بو میں تبدیلی آ جاتی ہے کھاری پانی خراب نہیں ہوتا نہ اس کا ذائقہ بدلتا ہے نہ رنگ اور بو۔

اگر ان ساکن سمندروں کا پانی بھی میٹھا ہوتا تو اس میں بدبو پیدا ہو جاتی جس سے انسانوں اور حیوانوں کا زمین میں رہنا مشکل ہو جاتا اس میں مرنے والے جانوروں کی سڑانداس پر مستزاد۔ اللہ کی حکمت کہ لاکھوں برس سے یہ سمندر موجود ہیں اور ان میں کھربوں جانور مرتے رہتے ہیں اور انہیں سمندروں میں گل سڑ جاتے ہیں لیکن اللہ نے ان میں نمکیات کی اتنی مقدار رکھ دی ہے کہ وہ اس کے پانی میں ذرا بھی بدبو پیدا نہیں ہونے دیتی۔ اسی طرح بیک وقت کھربوں آبی جانور ان میں رہتے ہیں جن کا بول و براز بھی ان پانیوں میں شامل ہوتا رہتا ہے۔ لیکن ان نمکین سمندروں سے جب بارش ہو اس میں اور بادل اٹھتے ہیں تو وہی **نمکین پانی میٹھا** ہو جاتا ہے اور پاک بھی رہتا ہے۔ بلاشبہ یہ اللہ رب العالمین کی بہت بڑی حکمت ہے اور دراصل اہل زمین پر بہت بڑا احسان بھی ہے۔

آبائی گمراہی اور مشرکانہ روایات

فرقان-55

اللہ پر توکل اور تسبیح و تحمید

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۗ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا

اور آپ اس (ہمیشہ) زندہ رہنے والے (رب) پر بھروسہ کیجئے جسے کبھی موت نہیں۔ اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہئے، اور اس کا اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونا کافی ہے۔ (فرقان-58)

Put your trust in the Ever-Living, Who never dies, and glorify His praises. Sufficient is He as All-Aware of the sins of His servants.

استواء علی العرش۔ متشابہات میں سے ہے۔

قول امام مالک رحم:

الاستواء حق والایمان بہ واجب و کیفیتہ مجهول والسؤال عنہ بدعة

اللہ کا اپنے عرش پر مستوی ہونا برحق ہے، اس پر ایمان ضروری ہے، اسکی کیفیت معلوم نہیں، اس پر سوال اٹھانا بدعت ہے (کیونکہ یہ متشابہات میں سے ہے)۔

بابرکت ہستی جس نے کائنات بنائی:

تَبْرَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا

بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی۔ (فرقان-61)

Blessed is the One Who has placed in the sky great Stars (Planets) and placed therein a 'radiant' lamp and a luminous moon.

عباد الرحمن۔ اللہ کے نیک بندوں کی صفات

قرآن کریم نے ایسے مخصوص بندوں کو **عباد الرحمن** کا لقب عطا فرمایا جو ان کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔

آیات مذکورہ میں اللہ کے مخصوص اور مقبول بندوں کی **تیسرہ صفات و علامات** کا ذکر آیا ہے جن میں عقائد کی درستی اور اپنے ذاتی اعمال میں خواہ وہ بدن سے متعلق ہوں یا مال سے، سب میں اللہ و رسول کے احکام اور مرضی کی پابندی۔ دوسرے انسان کے ساتھ معاشرت اور تعلقات کی نوعیت، رات دن کی عبادت گزاری کے ساتھ خوف خدا۔ تمام گناہوں سے بچنے کا اہتمام اور اپنے ساتھ اپنی اولاد و ازواج کی اصلاح کی فکر وغیرہ شامل ہیں۔

ان کا سب سے پہلا وصف **عباد** ہونا ہے۔ عباد عبد کی جمع ہے عبد کا ترجمہ ہے بندہ جو اپنے آقا کا مملوک ہو، اس کا وجود اور اس کے تمام اختیارات و اعمال آقا کے حکم و مرضی پر دائر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ کہلانے کا مستحق وہی شخص ہو سکتا ہے جو اپنے عقائد و خیالات کو اور اپنے ہر ارادے اور خواہش کو اور اپنی ہر حرکت و سکون کو اپنے رب کے حکم اور مرضی کے تابع رکھے ہر وقت گوش بر آواز رہے کہ جس کام کا حکم ہو وہ بحالوں۔

مومنوں کا کردار

سورۃ فرقان۔ آیات۔ 63-76

تواضع وانكساری، وقار و سکینت

ہٹ دھرمی کے جواب میں طرز عمل

جہلاء سے الجھاؤ پیدا نہیں کرتے۔ سلام متارکت

قیام اللیل کا اہتمام
عذابِ جہنم سے بچاؤ کی دُعا
اخراجات میں میانہ روی
کبیرہ گناہوں سے اجتناب
اکبر الکبائر - شرک سے اجتناب
قتلِ ناحق سے اجتناب
جنسی بے راہ روی سے اجتناب
اعتدال کے ساتھ خرچ کرنا
جھوٹی گواہی سے اجتناب
لغویات سے اعراض
اپنے بیوی، بچوں کیلئے دعا
عباد الرحمن کی خصوصیات

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا

رحمان کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم (عاجزی اور وقار کے ساتھ) چلتے ہیں۔ اور جب بے علم لوگ ان سے بحث مباحثہ کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام (سلام کہہ کر بحث کو ختم کر دیتے ہیں)۔ (فرقان-63)

The 'true' servants of the Most Compassionate are those who walk on the earth humbly, and when the ignorant address them 'improperly', they only respond with peace.

اللہ کے مومن بندوں کے اوصاف بیان ہو رہے ہیں کہ وہ زمین پر سکون و وقار کے ساتھ، تواضع، عاجزی سے چلتے ہیں۔ تکبر، تجبر، فساد اور ظلم و ستم نہیں کرتے۔

قیام اللیل، تہجد کی فضیلت

ترمذی نے حضرت ابوامامہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **قیام اللیل**، تہجد کی پابندی کرو کیونکہ وہ تم سے پہلے بھی سب نیک بندوں کی عادت رہی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے تم کو قریب کرنے والی اور سینات کا کفارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والی چیز ہے۔ (مظہری)

حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ جس شخص نے عشاء کے بعد دو یا زیادہ رکعتیں پڑھ لیں وہ بھی اس حکم میں داخل ہے کہ **بات اللہ ساجد او قائمًا**۔ (مظہری از بغوی)

حدیث: حضرت عثمان غنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کر لی تو آدھی رات عبادت میں گزارنے کے حکم میں ہو گیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کر لی وہ باقی آدھی رات بھی عبادت میں گزارنے والا سمجھا جائے گا۔ (مسلم)

جہالت کا جواب جہالت نہیں

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا۔ (فرقان-63)

اور جب بے علم لوگ ان سے بحث مباحثہ کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام (سلام کہہ کر بحث کو ختم کر دیتے ہیں)۔ (فرقان-63)

And when the ignorant address them 'improperly', they only respond with greetings of peace. (25:63)

The word "ignorant" in this verse refers to a person who acts like an ignorant person regardless of whether he is an educated person or not. Also, the word *Salam* (peace) is not used here in its customary sense of greeting, but for any word causing peace. What is meant here is that in response to ignorance and rude behaviour they answer with calmness so that others are not offended. The intended meaning is that they do not **avenge** from those

who talk to them with rude words. The same thing has been expressed in Surah Al-Qasas Ayat 55: “And when they hear something vain and absurd they turn away from it, saying, our deeds are for us and your deeds are for you, peace be to you, we have nothing to do with the ignorant”.

کسی عربی شاعر نے بڑے خوبصورت اشعار میں بڑی حکمت کی بات لکھی ہے:

وذی سفہ یحٰن طبنی بجهل

فنا کره ان اکون له محیبا

یزید سفاهة وازید علما

کھود زاد الاحراق طیب

ترجمہ: کئی ناسمجھ لوگ جہالت کے ساتھ مجھے مخاطب کرتے ہیں تو میں ان کو جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ ان کی ناسمجھی جتنی بڑھتی جاتی ہے، میرا تحمل بھی اتنا ہی بڑھتا چلا جاتا ہے، جیسے خوشبودار لکڑی (جیسے صندل) کو جتنا جلاؤ، اس کی خوشبو اور پھیلتی جاتی ہے۔

English Translation: Many ignorant people address me with ignorant and rude behaviour, so I do not like to answer them. The more their ignorance increase, the more my patience increase, just like the more you burn fragrant wood (e.g. sandalwood), the more its fragrance spreads.

توبہ اور نیک اعمال کا اجر

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔

ہاں مگر جو کوئی توبہ کر لے، ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو اللہ ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دے گا اور

اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (الفرقان-70)

As for those who repent, believe, and do good deeds, they are the ones whose evil deeds Allah will change into good deeds. For Allah is All-Forgiving, Most Merciful.

اپنی فیملی کیلئے دعا

Special Dua for your Family

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ (فرقان-74)

They are those who pray, "Our Lord! Bless us with pious spouses and offspring who will be the joy of our hearts, and make us models for the righteous."

آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے سے مراد حضرت حسن بصری کی تفسیر کے مطابق یہ ہے کہ ان کو اللہ کی اطاعت میں مشغول دیکھے یہی ایک انسان کے لئے آنکھوں کی اصلی ٹھنڈک ہے اور اگر اولاد و ازواج کی ظاہری صحت و عافیت اور خوش حالی بھی اس میں شامل کی جائے تو وہ بھی درست ہے۔

یہاں اس دعا سے اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ کے مقبول بندے صرف اپنے نفس کی اصلاح اور اعمال صالحہ پر قناعت نہیں کر لیتے بلکہ اپنی اولاد اور فیملی کی اصلاح اعمال و اخلاق کی بھی فکر کرتے ہیں اور اس کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اسی کوشش میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کی صالحیت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا رہتے ہیں۔

سورہ الشعراء

Chapter-26: The Poets

سورہ شعراء مکی سورت ہے اور اس میں 227 آیات ہیں۔

حضور ﷺ کی لوگوں کی ہدایت کیلئے غمخواری اور ہمدردی

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ

اے محمدؐ، شاید تم اس غم میں اپنی جان کھودو گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (شعراء-2)

Perhaps, [O Muhammad], you would lose yourself with grief that they will not be believe.

انسانیت کی ہدایت کی تڑپ

نبی اکرم ﷺ کو انسانیت سے جو ہمدردی اور ان کی ہدایت کے لئے جو تڑپ تھی، اس آیت میں اس کا اظہار ہے۔

تذکرہ انبیاءؑ۔ (آیات 10 تا 189)

پیغمبرانہ منہاج دعوت،

اللہ جل شانہ اور موسیٰؑ کے مکالمات

ان کی تفصیلات سورۃ اعراف اور سورۃ طہ کی تفسیر میں گزر چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ تم دونوں (موسیٰؑ اور ہارونؑ) جاؤ، میرا پیغام ان کو پہنچاؤ، تمہیں جو اندیشے لاحق ہیں ان سے ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔

دعوت و تبلیغ کا اہم اصول

نرمی اور محبت

فرعون کو نرم لہجے میں دعوت تاکہ شاید نصیحت حاصل کرے۔ (طہ-44)

Speak to him (Pharaoh) gently, so perhaps he may be mindful of Me or fearful.

ابراہیمؑ کا اللہ پر ایمان کا اظہار:

وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي - وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِي -

اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔۔۔ (شعراء-79-80)

'He is' the One Who provides me with food and drink.

And when I am ill, it is He who cures me.

بیماری اور شفاء

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِي -

اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔۔۔ (شعراء-79-80)

Illness and Cure

And when I am ill, it is He who cures me.

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کسی مسلمان کو جو بھی دکھ یا بیماری یا فکر یا غم یا کوئی تکلیف پہنچتی ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کاشا بھی چبھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ کم کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات کاموں کے کرنے کا حکم

دیا:

- 1- جنازہ کے ساتھ چلنا۔
- 2- مریض کی عیادت کرنا۔
- 3- دعوت قبول کرنا۔
- 4- مظلوم کی مدد کرنا۔
- 5- قسم یا حلف کو پورا کرنا۔
- 6- سلام کا جواب دینا۔
- 7- چھینک پر یرحمک اللہ کہنا۔

حسن بصریؒ کا قول ہے:

حسنوا موالکم بالذکوۃ و داوؤ مرضاکم بالصدقہ واستقبلو امواج البلاء بالدعا۔

یعنی اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعے پاک صاف بناؤ،

اپنے بیماروں کا علاج **صدقہ** کے ذریعے کرو

اور مصیبتوں اور پریشانیوں کا مقابلہ **دعا** کے ذریعے کرو۔

بیماری اور عیادت

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے آدم کے بیٹے! میں بیمار پڑا اور تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا، پروردگار! آپ ساری کائنات کے رب، بھلا میں آپ کی عیادت کیسے کرتا؟ اللہ فرمائے گا: میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی، اگر تو اس کی عیادت کو جانتا تو مجھے وہاں پاتا۔ (مسلم)

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر **چھ حقوق** ہیں:

: پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا کیا ہیں؟ فرمایا:

جب تم مسلمان بھائی سے ملو تو اس کو **سلام** کرو۔

جب وہ تمہیں مدعو کرے تو اس کی **دعوت** قبول کرو۔

جب وہ تم سے نیک مشورے کا طالب ہو تو اس کی **خیر خواہی** کرو اور **نیک مشورہ** دو۔

جب اس کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں کہو: **یرحمک اللہ**۔

جب وہ بیمار پڑ جائے تو اس کی **عیادت** کرو۔

اور جب وہ مر جائے تو اس کے **جنازے** کے ساتھ جاؤ۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جب کوئی بندہ اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے۔ یا اس سے ملاقات کے لئے جاتا ہے۔ تو ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے تم اچھے رہے، تمہارا چلنا اچھا رہا، تم نے اپنے لیے جنت میں ٹھکانہ بنا لیا۔ (ترمذی)

حدیث: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ: جب کوئی صبح کے وقت اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، اور اگر وہ شام کے وقت عیادت کے لیے جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، اور اس کے لئے جنت میں خریف (پکے ہوئے پھل) ہوتے ہیں۔

قلب سلیم

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ - إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ

جس دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔ مگر جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا۔ (شعراء-89)

Pure and Sound Heart

The Day when neither wealth nor children will be of any benefit. Only those who come before Allah with a pure heart 'will be saved'

قلب سلیم سے کیا مراد ہے؟

What is Pure Heart?

قلب سلیم سے مراد پاک صاف دل ہے۔

ایسا نفیس اور خوبصورت دل ہے جو ان تمام صفات سے متصف ہے جو اللہ کو ایک مومن سے مطلوب ہیں یعنی:

ایمان

احلاص

اللہ ورسول کی محبت و اطاعت

مخلوق خدا کی خدمت

ہمدردی، محبت و رحمت، خدا ترسی، یقین وغیرہ

دوسرا اہم نکتہ جو سورۃ الشعراء کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب تک دل صاف نہ ہوگا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

ان اللہ لا یقبل من العمل الاکان له خالصاً وبتغی بھا وجہ۔

اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول فرماتے ہیں جو خالص اسی کے لیے اور اس کی رضا کے لیے کیا جائے۔

دعا: قلباً حاشعاً۔ ڈرنے والادل،

فترآن کی صفات

وانہ لتنزیل رب العالمین۔

اور بیشک وہ شبہ یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔ (شعراء-192)

This is certainly a revelation from the Lord of all worlds.

حضور ﷺ کو ہدایات

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنادو۔ (شعراء-214)

And warn 'all, starting with' your closest relatives

شعراء کی اقسام۔ خامیاں اور صفات،

یقولون مالا یفعلون۔ (شعراء-226)

بعض شعراء ایسے دعوے کرتے ہیں جو کرتے نہیں۔

مذموم شاعری:

جھوٹ،

بے راہ روی،

غلو

افراط اور تفریط پر مبنی شاعری سے اجتناب

سچ پر مبنی شاعری کا استثناء

الالدین آمنو۔۔۔ (شعراء-227)

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

حمد و نعت

پاکیزہ اور مثبت سوچ اور فکر پر مبنی اشعار

سورہ النمل

Chapter-27: The Ants

سورہ نمل مکی سورت ہے اور اس میں 93 آیات ہیں۔

نمل، چیونٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں چیونٹیوں کا ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے اس کو سورہ نمل کہا جاتا ہے۔

قرآن کے مزید نام

کتاب مسبین

طس ۛ تَلْكَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبٰیْنٍ ۙ هُدًى وَّبُشْرٰی لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ

طس، یہ آیتیں ہیں قرآن کی (یعنی واضح) اور روشن کتاب کی۔ ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لئے۔

(نمل-2-1)

Tâ-Sîn. These are the verses of the Quran; the clear Book.

مومنین کی مزید صفات

الَّذِیْنَ یُعِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوقِنُوْنَ

جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ (نمل-3)

'those' who establish prayer, pay Zakaat, and have sure faith in the Hereafter.

آگ لینے گئے رسالت مسل گئی

موسیٰ آگ کی تلاش میں نکلے خدا مل گیا

انآنت نار۔ (نمل-7)

آگ کے بجائے نور لے آئے،

داؤد و سلیمان کا تذکرہ

وَلَقَدْ اٰتٰنَا دَاوُدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۙ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ

ہم نے داؤد و سلیمان کو (غیر معمولی) علم عطا کیا اور انہوں نے کہا کہ شکر ہے اُس خدا کا جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایماندار

بندوں پر فضیلت عطا کی۔ (نمل-15)

Indeed, We granted knowledge to David and Solomon.

And they said 'in acknowledgment': All praise is for Allah Who has privileged us over many of His faithful servants.

حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام پر خصوصی انعامات

سلیمان کی سلطنت کا تذکرہ

اگلی آیات میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انفرادی خصوصیت و فضیلت کا ذکر ہے، جس میں وہ پوری تاریخ انسانیت میں ممتاز ہیں کہ ان کی حکمرانی صرف انسانوں پر ہی نہ تھی بلکہ جنات، حیوانات اور چرند پرند حتیٰ کہ ہوا تک ان کے ماتحت تھی۔ (وَاقْتِنَا مِنْ كَلِّشَىٰ - نمل-16)

سلیمان کی مسکراہٹ

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا۔

اس کی اس بات سے حضرت سلیمان مسکرا کر ہنس دیئے۔۔۔ (نمل-19)

So Solomon smiled in amusement at her words

مسکراہٹ سنت انبیاء

سنت رسول۔ حضور ﷺ خوش مزاج اور مسکراہٹیں بکھیرنے والے تھے

Smile is Sunnah

حدیث: لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی احناک بوجه طلق۔

کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ کسی سے مسکرا کر ملنا ہی کیوں نہ ہو،

سلیمان کی دعا

وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى الْوَالِدِيْنَ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِىْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تو پسند کرے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے۔ (نمل-19)

Dua of Soloman (Peace be upon him)

My Lord! Inspire me to 'always' be thankful for Your favours which You have blessed me and my parents with, and to do good deeds that please you. Admit me, by Your mercy, into 'the company of' Your righteous servants.

عرش عظیم کا مالک۔ اللہ رب العالمین

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اللہ کہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ (نمل-26)

He is 'Allah! There is no god 'worthy of worship' except Him, the Lord of the Mighty Throne.

تمام بادشاہوں سے بڑا بادشاہ۔ اللہ رب العالمین

ملکہ سبا،

سلیمان کا خط

سلیمان کی بسم اللہ کا ذکر

إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دعوت دین بذریعہ خطوط

جس طرح نبی اکرم ﷺ نے بھی بادشاہوں کو خطوط لکھے تھے، جن میں انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اسی

طرح سلیمان علیہ السلام نے بھی دعوت دین بذریعہ خط دی۔

شکر اور ناشکری،

استغفار کی برکات

قوم شموذ اور قوم لوط کے گناہوں اور بد کاریوں کا تذکرہ

دعائے کلمہ:

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا يَشْرِكُونَ

(اے نبیؐ) کہو، حمد اللہ کے لیے اور سلام اس کے اُن بندوں پر جنہیں اس نے پسند فرمایا۔۔ (نمل-59)

Say, 'O Prophet, 'Praise be to Allah, and peace be upon the servants He has chosen.'

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء، اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:

Mobile: +44 785 3099 327

Email: info@hafizsajjad.com

www.hafizsajjad.com